

## عین الاصابة فيما استدرکتہ السيدة عائشةؓ علی الصحابةؓ

ڈاکٹر ام سلی گیلانی ☆

مذکورہ بالا رسالہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی مرویات اور آپ کے تبخّر علمی کے سلسلے میں نادر اور مستند ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی بصیرت و فراست، عقل، سرعتِ فہم، قوتِ حافظہ نیز اجتہادِ فکر کی غیر معمولی صلاحیتوں کا عکاس ہے۔

حضرت علامہ محمد بن عبداللہ بن بہادر بن عبداللہ الزرکشیؒ (م ۷۹۳ھ) (۱) نے "کتاب

الاجابة لایراد ما استدرکتہ عائشة علی الصحابة" کے عنوان سے ۷۹۰ھ/۱۳۹۱م میں

تحریر فرمائی، (۲) پھر اس کی تلخیص حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ (م ۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء) (۳)

نے مذکورہ بالا عنوان کے تحت کی۔ (۴) اس اختصار میں حضرت جلال الدین سیوطیؒ نے پچیس

احادیث پر مشتمل صرف ان مرویات کو بیان کیا ہے جن کی تصحیح حضرت عائشہ صدیقہؓ نے

فرمائی۔ صحابہ کرام کے کلام میں جہاں وہم پیدا ہوا ہے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اس کا

استدراک کیا ہے۔ ان احادیث کو مختلف ابواب مثلاً باب الطہارة، باب الصلوٰۃ، باب الجنازہ،

باب الصوم، باب الحج، باب البیوع، باب العتق والکاتبہ، باب النکاح، باب الجامع کے ضمن میں

بیان کیا۔

درحقیقت دینی معاملات میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کا فضل و کمال صحابہ کرامؓ اور

تابعین عظامؓ کے نزدیک مسلم تھا۔ صحابہ کرامؓ اپنے باہمی اختلافات کی صورت میں آپ ہی کی

طرف رجوع کرتے تھے۔ اور آپ کا فیصلہ "فتویٰ" کی حیثیت رکھتا تھا۔ (۵) اسلامی قوانین کے

ماہرین نے ان فتویٰ سے انسانی زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے شرعی احکامات

کا استنباط کیا ہے۔ آپ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد سے اپنی زندگی کے آخری ایام تک اس فرض کو انجام دیتی رہیں۔ حدیث بیان کرتے وقت اس کے سیاق و سباق اور احکام کے اسرار و مصالحوں کو اس طرح واضح فرماتیں کہ مسئلہ اور معاملہ بغیر کسی شک و شبہ کے حل ہو جاتا۔

روی لها عن النبي ﷺ ألفا حديث ومائتا حديث وعشرة أحاديث. اتفق البخاري و مسلم منها على مائة و أربعة و سبعين حديثا و انفراد البخاري بأربعة و خمسين و مسلم بثمانية و ستين.

آپ سے نبی اکرم ﷺ کی روایت کردہ احادیث ۲۲۱۰ ہیں، جن میں سے ۱۷۴ احادیث متفق علیہ ہیں۔ علیحدہ طور پر امام بخاریؒ نے صرف ۵۴ جبکہ امام مسلم نے ۶۸ احادیث بیان کی ہیں۔ (۶)

یہ احادیث اس قدر اہم اور ہمہ پہلو ہیں کہ ان سے اخذ کردہ مسائل اور احکام کا الگ مجموعہ مرتب کیا جائے تو وہ اسلامی قوانین کا ایک اچھا مجموعہ ہوگا۔ اس رسالے کی ترتیب کچھ یوں ہے :-

باب اول۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی فضیلت کے بارے میں ہے۔ الحاکم نے عطاءؓ (۷) سے روایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فقہاء میں بہترین فقہیہ، علماء میں بہترین عالمہ اور عام لوگوں میں صاحبِ بصیرت تھیں۔ (۸)

الحاکم نے الزہریؓ سے روایت کی کہ بنی نوع انسان کے علوم اور ازواجِ مطہرات کے علم کو دیکھا جائے تو از روئے علم حضرت عائشہ صدیقہؓ ان سب پر فوقیت رکھتی ہیں۔ (۹) موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ فصاحت میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے زیادہ کسی کو نہیں پایا گیا۔ (۱۰)

الحاکم نے احمد (۱۱) سے روایت کی کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ اور دیگر خطباء کے خطبات سنے اور آج تک

سنتا چلا آیا ہوں۔ نیز بڑے بڑے ائمہ کی تقاریر ان کی زبانی سنیں مگر حضرت عائشہ صدیقہؓ ان میں سب سے زیادہ بھترین میان کرنے والی تھیں۔ (۱۲)

’باب الطہارت‘ میں مسلم و نسائی نے عبید بن عمیر (۱۳) سے روایت کی ہے کہ جب عائشہ صدیقہؓ کو لہن عمرو (۱۴) کی یہ بات پہنچی کہ انہوں نے عورتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ ناپاکی کی حالت میں عورت کو غسل کرتے وقت چوٹی کھول کر بال بھونکنے چاہئیں تو عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا۔ ”لہن عمرو عورتوں کو یہ کیوں نہیں کہہ دیتے کہ وہ اپنے سر منڈوا دیں۔ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ غسل کیا کرتی تھی اور صرف تین دفعہ پانی ڈال لیتی تھی اور ایک بال بھی نہیں کھولتی تھی۔“ (۱۵)

ابو القاسم بن محمد نے کہا کہ حضرت عائشہؓ کو ابو ہریرہؓ کی یہ روایت پہنچی کہ ”اگر نماز کی حالت میں نمازی کے سامنے سے عورت، کتا یا گدھا گزر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔“ آپؓ نے فرمایا ”اے ابو ہریرہؓ تم نے کتنا برا کیا کہ ہم عورتوں کو کتے اور گدھے کے برابر کر دیا، کیا عورت بھی ایک ناپاک جانور ہے؟ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پاؤں پھیلانے سوتی رہتی کیونکہ حجرے میں جگہ نہ ہوتی آپ ﷺ نماز میں مصروف ہوتے، سجدے میں جاتے تو میں پاؤں سکیڑ لیتی۔“ (۱۶)

مکحول سے مسند طیالسی (۱۷) میں روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ سے کہا گیا کہ ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ”شگون تین چیزوں گھر، عورت اور گھوڑے سے ہوتا ہے۔“ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا کہ ابو ہریرہؓ کو یاد نہیں رہا کیونکہ جس وقت وہ آئے تو حضور ﷺ فرما رہے تھے۔ ”اللہ تبارک و تعالیٰ یہودیوں کو تباہ کرے جو کہتے ہیں کہ شگون تین چیزوں گھر، عورت اور گھوڑے سے ہے۔“ درحقیقت انہوں نے حدیث کا آخری ٹکڑا سنا اور پہلا نہیں۔

ابو حسان الاعرج سے احمد کی روایت ہے (۱۸) کہ دو آدمی حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ شگون عورت، چوپائے اور گھر سے لیا جاتا ہے۔ پس حضرت عائشہؓ نے فرمایا ”قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس نے

ابوالقاسم پر قرآن نازل کیا اس طرح نہیں ہے، جیسے بیان کیا گیا ہے بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ کہتے تھے، شگون، عورت، جانور اور گھر سے ہوتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آئیے مبارکہ پڑھی۔

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَاهَا.

کوئی مصیبت زمین پر نہیں آتی اور نہ تمہاری ذات پر، مگر وہ اس کتاب میں لکھی ہوتی ہے اس سے قبل کہ ہم اس (دنیا میں) پیدا کریں۔ (۱۹)

ابوہریرہؓ روایت بیان کرتے ہیں (۲۰) کہ ایک عورت نے بلی باندھ لی۔ اسے کھانے پینے کو کچھ نہیں دیا اور وہ بھوک پیاس سے مر گئی، جب ابوہریرہؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کیا تم ہی ہو جو ایک بلی کے بدلے عورت کے عذاب کی روایت بیان کرتے ہو۔؟ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے اسی طرح سنا ہے تو آپ نے فرمایا کہ خدا کی نظر میں ایک مومن کی ذات اس سے بہت بلند ہے کہ ایک بلی کی وجہ سے اسے عذاب میں مبتلا کرے وہ عورت سوائے اس گناہ کے کافرہ بھی تھی۔ ”اے ابوہریرہؓ! جب بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کرو تو دیکھ لیا کرو کہ کیا کہتے ہو۔“ (۲۱)

حضرت ابن عمرؓ اور دیگر صحابہ روایت کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ”مردے پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔“ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سامنے جب یہ روایت بیان کی گئی تو انہوں نے اس کی صحت کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا ”حضور اکرم ﷺ نے کبھی ایسا نہیں فرمایا بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ایک دن آپ ایک یسویہ کے جنازے کے پاس سے گزرے، اس کے رشتہ دار اس پر روپیٹ رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ روتے ہیں اور اس پر عذاب ہو رہا ہے۔ رونا عذاب کا سبب نہیں بلکہ دونوں واقعات الگ الگ ہیں۔ یہ اس کی موت پر روتے ہیں اور مرنے والا اپنے گزشتہ اعمال کی سزا میں مبتلا ہے۔ کیونکہ رونا دوسروں کا فضل ہے جس کا عذاب رونے والے خود اٹھائیں گے

مردہ اس کا ذمہ دار کیوں ہو؟ ہر شخص اپنے فعل کا جو لبدہ ہے۔“ (۲۲) تم میں سے کوئی بھی شخص ایک دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (۳۳)

ابو منصور بغدادی نے محمد بن عمرو سے روایت کی کہ محمد بن عمرو بن یحییٰ بن عبدالرحمان بن حاطب ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ جو مردے کو غسل دے وہ غسل کرے اور جو مردے کو اٹھائے وہ وضو کرے۔ (۲۳) جب یہ بات حضرت عائشہؓ کو پہنچی تو فرمایا کہ کیا مسلمانوں کے مردے پلید ہوتے ہیں؟ اگر کوئی خوشبو اٹھائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟۔ (۲۵)

ابو عطیہؓ سے روایت ہے کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس آئے اور مسروق نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پسند فرماتا ہے۔ اور جو اس کی ملاقات ناپسند کرتا ہے تو اللہ جل جلالہ بھی اسے ملنا پسند نہیں کرتا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمنؓ پر رحم فرمائے کہ اس نے تمہیں حدیث کا اوّل حصہ بیان فرمایا اور تم نے بھی اس سے آخری ٹکڑا نہیں پوچھا۔ پوری حدیث کچھ یوں ہے کہ جب اللہ اپنے بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اس کے ساتھ رہتا ہے اور اسے سیدھی راہ بتاتا ہے۔ حتیٰ کہ لوگ کہنے لگتے ہیں کہ فلاں آدمی بھلائی پر مرا اور جب مرنے کا وقت واقع ہوتا ہے تو وہ اس کا ثواب جنت سے دیکھتا ہے اور اس کی روح نکل جاتی ہے۔ یہ اس صورت میں کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ملنے کو پسند کرتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے مرنے سے ایک سال قبل شیطان مقرر فرماتا ہے جو اسے آزمائش میں ڈالتا ہے۔ حتیٰ کہ لوگ کہتے ہیں۔ فلاں آدمی برائی پر مرا۔ جس وقت مرتا ہے تو عذاب دیکھتا ہے۔ یہ وہ صورت ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملنا پسند نہیں کرتا تو اللہ جل شانہ بھی اس کے ملنے کو بھی پسند نہیں کرتا۔ (۲۶)

الطبرانی نے المعجم الاوسط میں محمد بن عمرو سے تخریج کی کہ ابو سلمہؓ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے وتر نہ پڑھا اس کی نماز نہ ہوئی۔ جب یہ بات حضرت عائشہؓ کو پہنچی تو فرمایا کہ ”میں نے آنحضرت ﷺ سے جو سنا ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ قیامت کے دن جو اپنے ساتھ ایسی پانچ نمازیں لایا کہ ان کے وضو، اوقات، رکوع اور سجود کو پورا پورا ادا کیا ہو۔ یعنی ان کی محافظت کی ہو، کسی قسم کی کمی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ وعدہ ہے کہ اسے عذاب نہیں ہوگا اور جو ایسی نمازیں لایا جس میں کمی تھی تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ اس کے لیے نہیں ہے۔ اللہ چاہے تو رحم فرمائے اور اللہ چاہے تو عذاب دے۔“ (۲۷)

علامہ بیہقی نے سنن میں ابو مہیک سے روایت کی ہے (۲۸) کہ ابو درداءؓ نے خطبہ دیا اور کہا جس پر صبح ہو گئی اس کے لیے کوئی وتر نہیں۔ اس کا ذکر حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابو درداء کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ اٹھتے تو وتر پڑھتے تھے۔ (۲۹)

باب الصوم میں احمد نے یحییٰ بن عبدالرحمن سے روایت بیان کی کہ ابن عمرؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ”مہینہ انتیس دنوں کا ہوتا ہے۔“ جب لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ذکر کیا تو کہنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ بآ عبد الرحمن پر رحم کرے کیونکہ مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ ابن ابی شیبہ نے سعید بن عمرو سے تخریج کی کہ عبد اللہ بن عمر نے انہیں بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہم ایک امی امت ہیں، نہ ہم لکھتے ہیں نہ حساب رکھتے ہیں، پھر تین مرتبہ اپنی دس انگلیوں سے اشارہ کیا اور تیسری بار میں انگوٹھے کو بند کر دیا کہ مہینہ ایسا ہوتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمن کو معاف فرمائے۔ حضور ﷺ جب ایک مہینے کے لیے الگ ہوئے (بوقت ایلا) تو انتیس دن کے بعد حجرے سے باہر تشریف لائے، میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی۔ تو فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ (۳۰)

یہی سنن میں سالم سے روایت کی اور آپ لکن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو یہ کہتے سنا کہ جب تم نے رمی کی اور سر منڈایا تو تمہارے لیے بیویوں کے قریب جانے اور خوشبو لگانے کے سوا تمام امور حلال ہو گئے۔ سالم نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا ”تمام امور سوائے عورتوں کے قریب جانے کے“۔ میں خود رسول اللہ ﷺ کو ان کے احرام کھولنے کے وقت خوشبو لگاتی تھی۔ سالم نے کہا کہ سنت نبوی ﷺ زیادہ حق رکھتی ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ (۳۱)

محمد بن المنصور سے بخاری، مسلم اور نسائی نے تخریج کی کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے احرام کی حالت میں خوشبو لگانے کا پوچھا تو آپ نے فرمایا اپنے جسم پر خوشبو چھڑکنے سے بہتر ہے کہ میں قطران (۳۲) کا لیپ کر لوں۔ میں نے اس مسئلے کا ذکر حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کیا تو فرمانے لگیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ابو عبدالرحمنؓ پر رحم فرمائے، میں حضور ﷺ کو خود خوشبو لگاتی تھی، پھر وہ رات کو اپنی ازواج مطہرات کے پاس جاتے اور جب صبح ہوتی تو احرام باندھتے اور خوشبو چھڑکے ہوئے ہوتے۔ (۳۳)

بخاری و مسلم نے عمرہ بنت عبدالرحمان سے تخریج کی کہ زیاد بن اُئی سفیان نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو لکھا کہ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا ”قربانی بھیجنے والے پر وہ تمام امور حرام ہو جاتے ہیں جو ایک حاجی پر ہیں، حتیٰ کہ قربانی کر دی جائے۔ چونکہ ہمارا قربانی کا جانور بھیجا گیا ہے، لہذا یہ مسئلہ تحریر کر دیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: ”عمرہ نے جو کچھ کہا ویسا نہیں ہے، میں آنحضرت ﷺ کے قربانی کے جانور اپنے ہاتھ سے کھولتی تھی۔ پھر جناب رسول مقبول ﷺ قربانی کے جانور اپنے دست مبارک سے باندھتے تھے اور پھر اس جانور کو میرے والد محترم کے ساتھ بھیجا اور فرمایا کہ اس چیز کو کیوں حرام ٹھہراتا ہے، جو اللہ جل شانہ تیرے لیے حلال کی ہے۔ حتیٰ کہ تو قربانی کر دے۔“ (۳۴)

یہی سنن میں امام زہریؒ سے تخریج کی۔ فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے مسئلہ مذکورہ میں لوگوں کی بند آنکھیں کھول دیں اور حضرت عائشہؓ نے سنت کو واضح کر

دیا۔ مجھے عمرہ اور عردہ سے خبر ملی کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی قربانی کے جانور کا پٹہ کھولتی تھی۔ پس وہ اپنی قربانی کے جانور باندھ کر بھیج دیتے تھے اور وہ اس وقت مدینہ منورہ ہی میں مقیم ہوتے۔ پھر کسی چیز سے اجتناب نہیں کرتے تھے۔ حتیٰ کہ قربانی ادا کر دیتے جب لوگوں کو حضرت عائشہ صدیقہؓ کی یہ بات پہنچی تو انہوں نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا اور لن عباس کا فتویٰ چھوڑ دیا۔ (۳۵)

اس مختصر مگر جامع رسالے میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کی ان احادیث کو جمع کیا گیا ہے جن میں آپ نے صحابہ کرامؓ کی مرویات کو درست کیا ہے، جو کسی وجہ سے پوری سن نہ سکے یا انہیں پوری یاد نہ رہیں، یا ان کو میان کرنے میں کسی قسم کی کمی رہ گئی ہے۔

اس مفید رسالے میں احادیث کی درستی سے کئی فقہی مسائل کے سمجھنے میں بہت مدد

ملتی ہے۔

## حوالہ جات

- ۱۔ مقدمہ البرحان فی علوم القرآن، علامہ بدرالدین زرکشیؒ، ج ۱ ص ۱۱۔ لاطبحة الاولیٰ ۱۴۰۸ھ، بیروت، لبنان، شذرات الذهب، عبدالحی بن العماد، ج ۶ ص ۳۳۵، المکتبۃ البخاری، بیروت لبنان۔ الدرر الکامنه ج ۳ ص ۳۹۷، کشف الظنون، ج ۱ ص ۳۳۸، الجوامع الزاھرۃ، ج ۵، ص ۶۱۶۔ حسن الحاضرۃ ج ۱۱ ص ۱۸۵، ۱۸۶۔ تاریخ الادب العربی۔ ج ۲، ص ۱۰۸
- ۲۔ یہ رسالہ تخمین و تعلیق سعید الافغانی ۱۹۸۵ء میں چھپ چکا ہے۔
- ۳۔ جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمن بن ابو بکر سیوطیؒ، رجب ۸۳۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۹ جمادی الاول ۹۱۱ھ کو وفات پائی۔ کشف الظنون ج ۱ ص ۱۹۲۶، شذرات الذهب ج ۸ ص ۵۱
- ۴۔ یہ رسالہ بھی تخمین و تعلیق سید سلیمان ندوی ۱۳۶۶ء میں معارف اعظم گڑھ سے چھپ چکا ہے۔
- ۵۔ طبقات لن سعد جزو ۲ قسم ۲ ص ۲۶، تہذیب التہذیب ج ۱۲ ص ۳۳۳، ۳۳۶۔ اسد الغابہ ج ۶ ص ۱۲۔



- ٦- الاجابة لايرادما استدركته عائشة على الصحابة\* ، تحقيق سيد الاغانى ص ٣٣. للتعجب  
الاسلامى ١٩٨٥م
- ٧- تقريب التهذيب ص ٢٣٩- تهذيب التهذيب ج ٤، ص ١٩٩
- ٨- الاجابة - ص ٣٩، الاستيعاب، لن عبد البر ص ٣٥٨، ج ٣، المصدرك ج ١٣- ص ٣- مند اسحاق  
بن راهويه مع مند عائشة، الجزء الثانى ص ٢٤
- ٩- روله الطبرانى فى الكبير، ٢٣١٨٣- الاستيعاب، لن عبد البر ص ٣٥٨- سير أعلام النبلاء  
ص ٢١٨٥، الاجابة ص ٣٩
- ١٠- روله الطبرانى فى الكبير، ٢٣١٨٢- والحاكم فى المصدرك- ٣١١١، سير أعلام النبلاء ٢١٩١
- ١١- اخصت بن قيس بن معاوية بن حصين التميمى السعدى ابو جبر، اسمه الخواك و قيل هو محمد، تقريب  
التهذيب ص ٢٥
- ١٢- روله الحاكم فى المصدرك- ٣١١١- سير أعلام النبلاء - ٢١٩١
- ١٣- عميد بن عمير بن قنادة الليثى ابو عاصم الكلى، ولد بعهد النبى ﷺ قاله مسلم و عدده غيره فى  
كبار التابعين وكان قاص اهل مكة ثقة مات قبل ابن عمر- تقريب التهذيب ص ٢٢٩-
- ١٤- قال الماوردى فى الحاوى " و يحتمل أن يكون ابن عمرو أمر بذلك احتياطاً لا واجباً و  
عائشة انما أنكرت وجوب الحل، الاجابة ص ١٠٠-
- ١٥- نائى، باب ترك المرأة تقض صفر راسها عند هتالها من البهية- ص ٨٣، ج ١- اردو ترجمه مع عربى  
وحيد الزان- صحح مسلم، باب اضافة الماء، عين الاصابة ص ٣- الاجابة ص ١٠٠
- ١٦- صحح حارى ص ٤٣ كتاب الصلوة، سنن البيهقى ٢١٢٤٢- جامع الاصول- ٥٠٦- ٥٠٤- ٥٠٤
- ١٧- مند الطيالسى فى مند عائشة ص ٩٩
- ١٨- مند احمد ص ٣٣٦ ج ٦
- ١٩- سورة الحديد ٥٤، الاية ٢٢
- ٢٠- روله ابو محمد قاسم بن خلف السمرقلى فى كتاب غريب الحديث- مند الطيالسى فى مند عائشة ص ١٩٩،  
بين الاصلية ص ١٥
- ٢١- نائى ص ٦٠٨- ١٦٠٩
- ٢٢- صحح حارى ص ١٤١، كتاب الجنائز باب النياحة على الميت- نعمانى كتب خاند، كابل، افغانستان،  
فتح البارى شرح صحح البخارى ص ١٥٢ ج ٣ دارالمعرفة بيروت، لبنان-
- ٢٣- سورة التهم الاية ٣٨

۲۴۔ اس حدیث مبارکہ کا پہلا جزو بوداؤد نے الجہاز باب فی الغسل المیت سے بیان کیا ہے۔ الترمذی ص ۹۹۳، الجہاز باب ما جاء فی غسل المیت۔ لن الاثیر "جامع الاصل" میں بیان کرتے ہیں کہ علامہ خطابی فرماتے ہیں میں کسی قہمیہ کو نہیں جانتا کہ جس نے کسی میت کو غسل دینے کے بعد نماز واجب ٹھہرایا ہو۔ اور نہ اٹھانے سے وضو کرنا۔ شاید کہ یہ امر احتمالی ہو۔ ممکن ہے کہ غسل پر اس پانی کی "تھینش پڑی ہوں اور بسا لوقات میت کے جسم پر نجاست ہوتی ہے۔ لیکن اسے معلوم نہیں ہوتا۔ پس وہ سارے جسم کو غسل دیتا ہے تو بدن کی نجاست بھی پانی کے ساتھ آ جاتی ہے۔ اسی لیے لن الاثیر نے کہا کہ میت کو غسل دینے والے پر غسل کرنا سنت ہے اور فقہاء نے بھی یہی کیا ہے۔ امام شافعی نے بھی فرمایا کہ میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا پسند کرتا ہوں۔ لن الصبار نے کہا کہ ابو ہریرہ کی حدیث ثابت نہیں۔ کتاب الاجابۃ ص ۱۳۵، ۱۳۶ پر ہے کہ جان لو صحابہ کی ایک جماعت نے اس حدیث کی روایت کی ہے۔ لیکن اس میں میت کے اٹھانے کے بعد وضو کا ذکر نہیں۔ بوداؤد نے حضرت عائشہؓ سے تخریج کی اور علامہ بیہقی نے حضرت حذیفہؓ سے تخریج کی۔

۲۵۔ مسلم ۲۶۸۳ فی الجہاز۔ التسانی۔ ۴۱۰ فی الجہاز، الموطا ۱۳۳ فی الجہاز۔ الترمذی۔ ۱۰۶۶۔

۱۰۶۸

۲۶۔ روی ابو منصور البغدادی من جہۃ محمد بن عبید الطنافسی قال حدثنا الأعمش عن خيثمة عن أبي عطية۔ سنن البيهقي۔ ۲/۳۶۹، ۳۶۸

۲۷۔ الاجابۃ ص ۱۱۰۔

۲۸۔ اخرجہ فی مسند۔ ۶/۱۳۳

۲۹۔ الاجابۃ۔ ص ۱۰۹

۳۰۔ المسند۔ ۲/۳۳

۳۱۔ سنن بیہقی۔ ۵/۱۳۵۔ الحج باب ما یحل و یحرم بالتحصیل الاول من محظورات الاحرام

۳۲۔ قطران۔ تارکول یا سیاہ بدو دار تیل جو ہمارا اونٹوں کو لگایا جاتا ہے۔ القطران کے معنی کھلی ہوئی رال

یا گندھک کے ہیں۔ المفردات، امام راغب اصفہانی ص ۸۵۸

۳۳۔ نسائی، کتاب الغسل، باب اذا تطیب و اغتسل و بقی اثر الطیب ص ۱۳۹، ۱۴۰۔

۳۴۔ صحیح حاری کتاب الحج ص ۲۳۰

۳۵۔ سنن بیہقی، ۵/۲۳۳

